



ملاقات نہیں ہوئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس روایت میں بوسے کا ذکر نہیں، بلکہ قرآن کریم کو چہرے پر رکھنے کا ذکر ہے۔

الحاصل قرآن کریم کو بوسہ دینا یا اسے چہرے پر رکھنا بے اصل اور بدعت ہے۔ نہ قرآن و سنت میں اس کی کوئی دلیل ہے، نہ اسلاف امت نے ایسا کیا۔ ہر بھلائی سلف صالحین کی پیروی میں اور ہر شر سلف صالحین کی مخالفت میں ہے۔

**سوال (۲۲):** سجدہ شکر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

**جواب:** کسی مصیبت کے ٹل جانے، کسی بیماری سے شفا حاصل ہونے، کسی خوش خبری کے ملنے یا کسی بڑی نعمت کے نصیب ہونے پر سجدہ شکر کرنا مشروع و مستحب ہے، جیسا کہ:

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، جو کہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اور اس بنا پر ان سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے تھے، وہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِحٍ، أَوْفَى عَلَى جَبَلٍ سَلْعٍ، بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا كَعْبُ ابْنَ مَالِكٍ! أَبْشِرْ، قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ، وَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا، حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا.

”میں نے جبلِ سلع پر چڑھ کر منادی کرنے والے شخص کو سنا، وہ بلند آواز سے کہہ رہا تھا: اے کعب بن مالک! خوش ہو جاؤ (کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے)۔ میں سجدہ (شکر) میں گر گیا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ خوش حالی آ گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھ کر اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔ پھر لوگ ہمیں خوش

خبری دینے کے لیے آنے لگے۔“ (صحیح البخاری: 4418، صحیح مسلم: 2769)

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم ﷺ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ سُرُورٍ، أَوْ بُشْرَ بِهِ، خَرَّ سَاجِدًا، شَاكِرًا لِلَّهِ.

”بلاشبہ جب آپ ﷺ کے پاس کوئی خوشی والا معاملہ آتا یا آپ ﷺ کو خوش خبری دی جاتی، تو آپ ﷺ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر جاتے۔“

(سنن أبي داود: 2774، سنن الترمذي: 1578، وقال: حسن، سنن ابن ماجه: 1394، وسنده حسن)

اس حدیث کا راوی بکار بن عبدالعزیز جمہور محدثین کرام کے نزدیک ”ثقة“ ہے۔

امام ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، ترمذی رحمہ اللہ (209-279 ھ) اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، رَأَوْا سَجْدَةَ الشُّكْرِ.

”اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ وہ سجدہ شکر کو مشروع سمجھتے ہیں۔“

احادیث مبارکہ، فعل صحابی اور اکثر اسلاف امت کے خلاف امام ابو حنیفہ کا موقف

بھی سنتے چلیں:

وَسَجْدَةُ الشُّكْرِ لَا عِبْرَةَ لَهَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى، وَهِيَ مَكْرُوهَةٌ عِنْدَهُ، لَا يُثَابُ عَلَيْهَا، وَتَرَكُوهَا أَوْلَى، وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى: هِيَ قُرْبَةٌ، يُثَابُ عَلَيْهَا.

”امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سجدہ شکر کا کوئی اعتبار نہیں۔ ان کے نزدیک یہ سجدہ

مکروہ ہے، اس پر کوئی ثواب نہیں ملتا، بلکہ اس کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ اس کے برعکس امام

ابو یوسف اور محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ یہ نیکی کا کام ہے، اس پر ثواب ملتا ہے۔“

(الفتاویٰ الہندیۃ، المعروف بہ فتاویٰ عالمگیری: 1/135، 136، طبع دار الفکر، بیروت)

احناف مقلدین اس مسئلہ میں اپنے امام کے مذہب کے خلاف ابو یوسف اور محمد بن

حسن شیبانی کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے سجدہ شکر کو مشروع و مستحب قرار دیتے

ہیں اور یہی ان کے ہاں مفتی بہ قول ہے۔

اس کے باوجود جناب حسین احمد، مدنی، دیوبندی صاحب نے یہ لکھ رکھا ہے:

”ہم جیسے لوگوں کو نہ اختیار ہے اور نہ ہماری اس قدر سمجھ ہے کہ امام کے قول کو رد کریں۔“

(تقریر ترمذی، ص: 71)

### سوال (۲۳):

کیا فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے علاوہ کسی اور

سورت کی قراءت بھی کی جاسکتی ہے؟

### جواب:

فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے علاوہ بھی قراءت کی

جاسکتی ہے، جیسا کہ:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ، فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، فِي كُلِّ رُكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةِ آيَةً.

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تقریباً تیس آیات کی

تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں میں تقریباً پندرہ آیات کی۔“ (صحیح مسلم: 452)

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے

علاوہ بھی کچھ پڑھنا سنت و مستحب ہے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نمازِ مغرب کی امامت کی، تو تیسری رکعت میں

آیت کریمہ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا...﴾ (آل عمران 8) کی تلاوت فرمائی۔

(الموطأ للإمام مالك: 25، وسندہ صحیح)